مخطوطات کی تحقیق وایڈیٹنگ کے بنیادی اصول

پروفیسر ڈاکٹر نیاز محمد صاحب☆

مخطوطات کی تحقیق، تصحیح وتدوین اسلامی علوم میں تحقیقی منہج کا ایک نہایت اہم اور ناگزیر جزء ہے، شاید اسی احساس کی وجہ سے مغرب میں اسلامی تہذیب وثقافت کے سنجیدہ مطالعہ کا آغاز ہوا تو اسلامی تراث علم میں ممتاز اور اہم کتابوں کے متون کی اشاعت کی طرف خصوصی توجہ مبذول کی گئی اور مستشرقین متقدمین میں سے متعدد فضلاء نے نہایت اہم مخطوطات جدید اسلوب کے مطابق تحقیق، تدوین، تصحیح کے بعد فہارس اور اشاریوں سے آراستہ کرکے شائع کئے، یہ ایک منطقی عمل تھا، صدیوں پر محیط اسلامی فکری میراث کے تحقیقی مطالعہ کے لئے ان مخفی خزینوں کا سہل الاستعمال اور ثقہ شکل میں منظر عام پر آنا ضروری ہے۔ مستشرقین کے تحقیقی کام کا یہ حصہ شاید سب سے گراں قدر، وقیع، موثر اور رجحان آفریں کہا جاسکتا ہے، ان میں سے کچھ ذی وقار نام محض بر سبیل مثال ذکر کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں کہ اس سے تحقیق مخطوطات کے فن کی اہمیت ذہن نشین کرنے میں مدد ملی گی۔

E.J.W گب میموریل سیریز کے انتشارات اس سلسلے میں خصوصی اہمیت رکھتے ہیں، کچھ نام یہ ہیں:

☆ پرنسپل ماڈل دینی مدرسہ کراچی

نمبر شمار	نام	تحقیق مخطوطات کے کام کی مثال/ مثالیں
۱۔	M.J.deGoeje	المسعودی کی کتاب التنبیہ والاشراف اور البلاذری کی فتوح البلدان
۲۔	D.S.Margoliouth	یاقوت الرومی کی معجم الادبا ارشاد الاریب یاقوت الرومی کی معجم البلدان
۳۔	G.Flugel	حاجی خلیفہ کی کشف الظنون اور ابن الندیم کی کتاب الفہرست
۴۔	Fr.I.Lichtenstadter	ابن حبیب کی کتاب المحبر
۵۔	E.Blochet	فضل اللہ رشید الدین کی جامع التواریخ
۶۔	R.A. Nicholson	مولانا جلال الدین رومی کی مثنوی
۷۔	George Makdisi	ابن قدامہ کی تحریم النظر فی کتب اہل الکلام اور ابن عقیل کی کتاب الجدل اور کتاب الفنون

مشرق، بالخصوص عرب دنیا میں تراث علمی کو محقق شکل میں شائع کرنے کا نہایت خوش آئند رجحان کافی حد تک مستشرقین کے اس Initiative کا مرہون منت ہے۔ سارے کام کا احاطہ مشکل ہے مگر احمد محمد شاکر، عبدالسلام ہارون، صلاح الدین المنجد، احسان عباس، عبدالفتاح ابوغدہ، ابراہیم الابیاری جیسے موقر نام مثال کے طور پر پیش کیے جا سکتے ہیں جن کی تحقیق کی بدولت نہایت بیش قیمت مخطوطات جدید منہج پر مرتب ومدون ہو کر سامنے آئے، اگر چہ اب نو آبادیاتی ترجیحات میں تبدیلی کے باعث مغرب میں یہ تحریک ماند پڑ گئی ہے۔ مستشرقین کی نئی پود میں عربی زبان میں گہری استعداد کے حصول کی طرف نسبتاً کم توجہ، تحقیق مخطوطات کے محنت طلب کام کو مقامی محققوں پر چھوڑ کر خود تجزیاتی مطالعہ کے ''مقدس وافضل علمی وظیفہ'' پر اپنی بیش قیمت صلاحیتیں مرکوز کرنے کی ذہنیت، مغرب میں عربی کتب کی طباعت کے ہوشربا اخراجات اور بالعموم عرب واسلامی دنیا سے شائع ہونے والے نئے محقق

ایڈیشنوں کے تسلی بخش معیار کے باعث بھی جدید مستشرقین بہت کم اس فن کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔

بہر حال کہنا یہ مقصود تھا کہ اسلامی علمی میراث اطراف عالم میں مختلف لائبریروں، متاحف، ذاتی کتب خانوں اور درسگاہوں میں منتشر ہے، جہاں محفوظ مخطوطات کی تعداد لاکھوں سے متجاوز ہے، ابھی تک اس کا عشر عشیر بھی قابل اعتماد و استناد اور سہل الاستعمال ایڈیشنوں کی شکل میں منظر عام پر نہیں آیا، بلاشبہ اسلامی تہذیب وثقافت کے متعدد اور متنوع گوشوں اور پہلوؤں کے بارے میں ہمارا مطالعہ ناقص اور نتائج کے اعتبار سے اکثر و بیشتر صرف عبوری، نامکمل اور بسا اوقات گمراہ کن رہے گا، اگر کوئی یہ سمجھے کہ صدیوں پر محیط اسلامی تمدن و معاشرت کی تاریخی تصویر مختلف ادوار کے ممتاز مورخین کی عمومی تواریخ (General Histories) کرانیکلز اور سوانح عمریوں کی چھان پھٹک سے اپنے مکمل خدوخال کے ساتھ ممکن حد تک صحیح شکل میں پیش کی جاسکتی ہے۔

سیاسی حوادث و وقائع کی ترتیب تو شاید ایک حد تک ممکن ہو لیکن علمی، فکری، معاشرتی، ادبی، معاشی و اقتصادی رجحانات اور مختلف ادوار میں انسانی زندگی کے اطوار کا تطور، ترقی، انحطاط، سقوط وتعمیر نو، علمی کشش ثقل کے مراکز اور محوروں کی منتقلی کی کیفیت کا معقول حد تک صحیح اندازہ تو اس مخصوص دور میں لکھی جانے والی مختلف فنون (بالخصوص طبقات، رحلات اور سوانحی لغات) پر محیط تالیفات سے کیا جاسکتا ہے اور یہ عمل ممکن ہوسکتا ہے، یہ سعی مشکور ہوسکتی ہے، اگر کتب حوالہ اس طرح مرتب شکل میں موجود ہوں کہ ان میں کسی محقق کو ٹھیک اپنے مطلوبہ مواد پر انگلی رکھنے کے لئے کسی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے، اس لحاظ سے دیکھا جائے تو مسلم محققین کے شانوں پر ذمہ داری کا ایک کوہ گراں ہے جس سے عہدہ برآ ہونے کے لئے دینی وعلمی جوش وجذبہ اور سچے علمی استقلال کے ساتھ مسلسل سرگرمی ہی منزل کے راستے پر لے جاسکتی ہے۔ (۱)

مسلمان علماء و ادباء اور مفکرین نے مختلف علوم وفنون میں بیش بہا تصانیف و